

خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجرا

ماہنامہ

الامور

جلد

یک از مطبوعات

دواخانہ حکیم اسحاق خان لمیٹڈ



علمی، ادبی، طبیعی مجلہ

خاندان شریقی کی تین سو سالہ روایات و حکایتیں

- ۱ القرآن الکریم
- ۲ ایڈیٹر کے قلم سے ، میرزا خان
- ۳ ان کے نام ، شیخ محمد الیاس
- ۵ پیغام صبر و محنت
- ۶ ڈاکٹر عبد القدیر خان اور خاندان اجمیل
- ۷ امراض و علل ، حکیم شیخ الہی خان
- ۱۰ ایشیا پر حکمت ، حکیم حاجی محمد اشرف
- ۱۱ مورتیا ، پیکر حکیم محمد نبی خان ، حکیم بدر مظفر
- ۱۳ میں ہوں پاکستان ہوں ، ایشیا تک
- ۱۴ فرعون کی لاش ، رضوان احمد
- ۱۵ انکوہ ، حکیم محمد نبی خان
- ۱۸ ہے کوئی دعا کہہ دیجئے ، میرزا نبی خان
- ۲۰ بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے ، چودھری محمد عارف دادیہ
- ۲۱ طبی پیکر حکیم خان محمد اجمیل خان ، حکیم سید امین الدین احمد
- ۲۳ درخانہ حکیم اجمیل خان ، (ایک مبصر)
- ۲۵ اجمیل اعظم ، انتظار حسین

مقام اشاعت

دو خانہ حکیم اجمیل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ ریسٹریسٹڈ ملٹری

فیکس ۰۱۲۰۵۳۲ ۰ شیلیفون ۴۳۵۳۲۲۶

قیمت فی شمارہ ————— ۱۵ روپے

سالانہ چندہ ————— ۱۲۰ روپے

پیشہ ایف ایف ۲۵
ماہنامہ اجمیل

جلد ۱۱، شمارہ ۱۱۹۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

مدیر اعلیٰ: مشیر نبی خان

نائب مدیر: حکیم عبدالرشید خان نیازی

سرپرست و معاونین

● ڈاکٹر نعیم الدین خان، لاہور

● ڈاکٹر حسن علی بیگ، انجینئر

● ڈاکٹر مسعود امجد خان فرائس

● جلیل نبی خان کراچی

● حکیم مشیر نبی خان، لاہور

● میرزا نبی خان، کراچی

● تنویر نبی خان، چناب

● حکیم فیض الدین خان، فیصل آباد

● شاہ مظفر خان، انڈیا

● سید الدین خان، اسلام آباد

● قانونی مشیر

● خیر محمد کرمی پرائیویٹ وکیل

● نظامی مشتاق احمد خٹک

● محترمہ جہانگیر بیگم پرنٹنگ ڈھانڈہ خانہ حکیم

اجمل خان ریسٹریسٹڈ ملٹری کے پرائیویٹ

میسٹر ورکس پرنٹنگ لاہور سے شائع کیا۔

امتحان

نیز تم کھاتا ہوں روز قیامت کی۔ اور میں تم کھاتا ہوں نفس نواہ کی ذکر ضرور ہوگا، کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے اس کی بدلوں کو کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ ہم اس کی انگلیوں کی پر پر درست کردیں۔ بلکہ انسانی کج تراشی تو یہ ہے کہ آئندہ بھی بدکاریاں کرتا ہے۔ (اور راہ منحرف) وہ پوچھتا ہے قیامت کب آئے گی۔ پھر جب آنکھ نمیرہ ہو جلتے گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور بے لوری میں سوداے اند چاند کیساں ہو جائیں گے اس روز انسان کہے گا کہ بھلا گئے کی جگہ کہا ہے۔ ہرگز نہیں وہاں کوئی پتاہ گاہ نہیں۔ صرف آپ کے رب کے پاس ہی اس روز ٹھکانا ہوگا۔

(سورۃ القیامہ کی آیت نمبر ایک سے آیت نمبر ۱۸ تک)

الحالیت

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ اپنے امام کو قتل کر دو۔ ایک دوسرے کو تلواروں مار دو اور تمہارے شہر پر لوگ دنیا کے مالک ہو جائیں۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے بارے میں جو فرمایا ہے کہ صحیبین انسان پر اپنے کرتوتوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ آپس کا قتل و غارت، اچھے افعال و اعمال والے لوگوں کو ذلیل سمجھا جائے اور ان کو بار ڈالا جائے۔ حکومت پر اس سال دہشت یہ ہے لوگوں کا قبضہ ہو جلتے۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

اقوال زہریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

- ① کسی بھائی کی حاجت مدد کی کرنے والا ایسا ہے کہ گرا تمام عمر خدا کی خدمت میں گذری۔ ② جس کو مسلمان کا غم نہ ہمہ میری امت میں نہیں ③ شرک کے بعد بدترین گناہ بقاء دہانی خلق ہے ④ ایمان کے بعد افضل ترین خلق کو آرام دینا ہے۔ ⑤ جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت وجہ تک پہلے سلام نہ کرے ⑥ سلام میں ہیبت کو نہ دالے کو نہیں اور جواب دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ ⑦ حق ہر نیکی دہر دہر پائیں مگر وہ تک یعنی چاروں طرف۔

ایڈیٹر کے قلم سے

وقت تو کسی کا بھی نہیں، جو گزر گیا سو گزر گیا، باقی رہا کیا مانگے، چلو کھو، مہربان شو۔ ماضی کی باتیں ماضی والے جانیں یا باتیں
تاریکی کی گندیں۔ مزے کی بات، تازہ صبح صبح پر بھی نہیں، ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ سوچا اگر کبھی ضرورت پڑی تو بایں میں گئے کسی تازہ صبح
میں پاس رہا مجھ اپنے بچہ جیسے گئے مٹی جی کا روبرو کو بھگ گولڈن جوبلی مناد ہے یقیناً بایں نہ مارا سچ دال کی ضرورت پڑی نہ کہ توں گئی جھڑی
آج ہی کی کہ بات ہے۔ بیگ، اٹھایا، دفتر سے ماہ لی گھر کی، ابھی گھر میں قدم ہی رکھا تھا، آگھر اپنے بچہ نے۔ "آؤ کیا کیا آپ کو سلام
ہے" غور سے بل گیا! سوچا بچہ کی کبھی ٹی۔ وہ کبھی دی۔ سی۔ آؤ تو کبھی کبھی پڑ جلاتے ہیں۔ شاید آج کوئی نئی دوا شدہ چیز "غوری" چلائی تھی۔
خند کی گئی غور و مشکر سے گزرتے تو پھر جانتے۔

کہا بچوں سے خوب جیسے ہو غوری کے حملوں کو یہ کہا اور بچوں پر برتری دکھا کر باہم شکاکتوں پر پڑے ہی نہیں ملید کہنے بھرت ہوتی جب حال کا لحاظ ماضی سے کیا۔ جانا چاہیں گے ملاپ سے کیا تیسرے کھلا مار گئی کا ایک ستارہ جہاں سے ہی چھوڑ آدا ایک بیسی چہ آئی۔ کھلا مار گئی کے تاکہ مستقبل اور حال کا کس طرح علم آئے تو یہ جان ہے۔ محتاج ہے، پرکس کا ایک فن کار کی انگلی کے بڑا۔ مسوا چہلے تاکہ لہائی تلبہ پھر فن کار کر جیسے۔

کیا آپ یقین کریں گے؟ جب سارنگی کے تاروں کی لمبائی ہوتی ہے، تو آٹھ لاکھ گھنٹے۔۔۔ ۳۳ ہزار دن، ۳۰۰ سال۔ ۱۱ ماہ اور ۲۰ سال لگ گئے۔ اب آپ سوچیں گے کہاں سے لے آئے؟ حضرت توحید جان باریک۔

منہ تھا سب سے تمام... ڈھاکہ شخصیت... ذاب وقار الملک سلیم اللہ خان خرابادہ... ایک عظیم...
تائید کنندہ... پیغمبر کے عظیم، ہرول عزیز مسیح الملک حکیم حافظ محمد جمال خان۔

آپ نے سب کچھ کیا، مقام.... بلوچستان شخصیت.... عوام اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار داد.... غورنگر نال
محرم کشندہ.... فلاحان اہل کے عظیم ساتھیان ناکر عبد العتیر خان۔

خدا سو ہے، جب آٹھ لاکھ گھنٹے گزریاں گے بعد سارا جگہ کی تار نے حال اور مستقبل کو کھجکا کر دیا تو یہ ہم کس کس ملک کی گنجائش جب تمام طریقہ علاج جدید سے ممکن نہ ہو؟ ہمارا اور آپ کا ایمان اللہ پر ہے ہم اس کو چھوڑ کر کہاں جائیں گے۔ منہ کرتے سبنا تو کھڑے تھے۔“

میسرینی خان

اللہ کے نام

ترتیب : شیخ محمد الیاس (بی۔ اے)

کرنے والا ہوگا۔
یَا عَفُوُّ : اے درگزر کرنے والے بندوں کے گناہوں سے یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ کہ اس کا ورد رکھنے والا کسی شخص سے اپنا بد رفتاریوں سے گوارہ بنے بڑے مجرم مغفوس سے خدا میں عافیت کرے گا۔

یَا رُؤُوفٌ : اے بہت مہربان۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ ہر شخص اس نام کی کثرت پڑھے گا دعوت اور شفقت اس کے دل میں زیادہ ہوگی۔

یَا مُقْتَلِرٌ : اے مہربانی نصبت نما ہر کرنے والے یہ اسم جلال ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس نام کو پڑھنے والا اپنی تاثیر بچانے کو مددگاروں کی اعانت کئے میں نہایت مرگرم رہے گا۔

یَا مُؤَخِّرٌ : اے کافروں کو اپنی رحمت سے بچھڑکھنے والے یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ ہر شخص اس نام کو زیادہ پڑھے گا دنیا کے کاموں کو بہت ہی بڑے دل سے کرے گا دین کے کام بڑے شوق سے کرے گا اسے خدا کے دوستوں کو دل سے پیار کرے گا۔ دنیا کے دشمنوں کی ملامت سے گھبرائے گا۔

یَا رَافِعُ : ہر فرض خدا کے بندہ کوئی اس نام کو کہیں دیکھتا ہے بڑے کا اظہار کرنی حاجت اٹھائی دے گی۔

یَا وَبِلٌ : اے عورت کا خاندان کو کر کا آقا بزرگ ہوتو عورت یا تو اس نام کو پڑھتے ہوئے منو تیرا آغا کے سامنے

یَا وَاحِدٌ : اے کتنا اور اکیلا اپنی ذات میں اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا اکیلے خدا کے سوا کسی کا پناہ و رحمت اور مہربانی رحم فرمائے والا نہیں جانتا۔ ہر راحت کو خدا کی طرف سے ہر مصیبت کو اس کی طرف سے جان کر نہایت شاکر و صابر رہتا ہے۔

یَا صَبَدٌ : اے غنی ہے پر داد۔ یہ اسم جلالی اور جلالی و رفیعیت رکھتا ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ ہر شخص اس نام کو اپنے نام مبارک سے ملے گا گوارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے گا صاحب مقام عالی ہو عالم غیب کا وقتاً فوقتاً شاہدہ نصیب ہوگا۔

یَا قَادِرٌ : اے قدرت والے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا اپنے نفس پر تاد ہوگا۔ اے کبھی بے جا غصہ نہ آئے گا۔ اس کا نفس اور شیطان ہمیشہ مغلوب رہے گا۔

یَا مُنْتَقِمٌ : اے جہنم والے کافروں سے یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا فرشتہ کے حق کی حفاظت کا بہت خیال، اسلام اور اہل اسلام کی عزت کا بہت دھیان رکھتا ہے۔ یہ شخص شریعت کے عافیت کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے نہیں کہ اس حق الصدق و صوفی شیعہ شخص سے اعراض کرتا ہے۔

یَا مُنْعِمٌ : اے نعمت دہندہ۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا نہایت احسان اور رحمت

بلے انشاء اللہ نہایت مہربانی سے پیش آئے گا۔

یَا حَمِیدُ: جس شخص کی زبان پر گالیاں اور غش الفاظ

زیادہ جاری ہوں اور وہ کسی طرح زبان کو پاک نہ کر سکتا ہو تو وہ

کو سے پیالے پر اس نام کو لکھے اور نوے مرتبہ پڑھ کر پیالہ پر دم

کرے اور ہمیشہ اس پیالے سے پانی پیا کرے انشاء اللہ ضرور بدگالی

سے محفوظ رہے گا۔

یَا رَزَاقُ: جس شخص کی نوکری چھٹ گئی ہو وہ یہ چاہتا

ہو کہ پھر نوکر ہو جائے تو دو تین روزے رکھے اور صبح کی نماز کے

بعد دس ہزار دفعہ **یَا رَزَاقُ** پڑھے اور اقل و آخر سات دفعہ

یہ درود پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی**

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ انشاء اللہ تعالیٰ اسی مہینہ

میں اسی جگہ یا اس جگہ سے بہتر ملے گا۔

یَا قَابِضُ: جو شخص چالیس دن تک چار نواہوں

پر قَابِضُ لکھ کر کھلتے بھوکے سے محفوظ رہے گا۔

یَا بَاسِطُ: جو کوئی شخص صبح کی نماز سے پہلے ہاتھ

اٹھا کر دس دفعہ **یَا بَاسِطُ** پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرے

اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے تو اسے کبھی بھی مخلوق سے سوال کرنے

کی ضرورت نہ ہوگی۔

یَا قَدُّوْسُ: جو کوئی شخص اس مبارک نام

کو زوال کے وقت ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا دل اس کا

ہر طرح کی بُرائی کینہ، حسد، عداوت، بغض سے پاک

ہوگا۔ کچھ عرصہ کے بعد دل میں نور پیدا ہو جائے گا۔

یَا سَلَامُ: جو کوئی تین ہزار مرتبہ **بِسْمِ اللّٰهِ**

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **یَا سَلَامُ** تین دن تک

کسی بیمار کی شفا کے واسطے ختم پڑھے گا، بیمار بہت

جلد شفا پائے۔ یا جلد نہایت آسانی سے مریض کا

قائم بالغیر ہوگا۔



جب ہم طے قریض زمانہ بھی رنگ گئی ○ دُنیائے دیکھ لہے ہلکے چلن کی بات

ماہنامہ اجمل کے نام صدر مملکت عارف محبت مفتی تارڑ بالقاء کا پیغام

گزشتہ ماہ جب صدر مملکت دعوت تاپ جناب محمد رفیع تارڑ بالقاء لاہور تشریف لائے تو ان کی خدمت میں ماہنامہ اجمل کا ایک میسج پیش کیا گیا جس پر انہوں نے اعلیٰ دست فرمایا۔ صدر مملکت نے ازراہ کرم ماہنامہ اجمل کے سالانہ کے لیے خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے جو ہم نہایت شکریہ کے ساتھ ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صدر مملکت

Mr. Munir Sadi Khan,
Director,
Down Khana, Nakoda Ajmal Warrant (Pvt) Limited,
Railway Road,
Lahore.

PRESIDENT'S SECRETARIAT (PUBLIC)

Airwan-e-Sadr
ISLAMABAD

02nd May, 1968

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ماہنامہ اجمل کے نام صدر مملکت کا پیغام

مجھے بیان کر سکتی ہوں کہ حکیم اجمل خان دہخاندان لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والا جدید ماہنامہ اجمل اپنا سالانہ شائع کر رہا ہے۔
حکمت و ادب خاص کر طب اسلامی ہمارا قیمتی اثاثہ ہے۔ جو قسم سے ماضی میں قوی سطح پر اس کی ترویج کی طرقت خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی
ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کے باوجود کئی ادارے جس میں دہخاندان میکہ اجمل خان بہت نمایاں ہے اس میدان میں نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔
لاہور صرف طب اسلامی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں بلکہ اس کی ترقی اور فروغ کے لیے بھی مصروف عمل ہیں۔ طب اسلامی فطرت کے قریب طریقہ
علاج ہے جو بہت ہلکے ماحول کے مطابق ہے بلکہ عوام کی استطاعتوں میں ہے۔ اس طریقہ علاج کیلئے ضروری تمام مالی ذرائع موجود ہیں اور ضرور
بھی کثرت سے دستیاب ہیں۔ ان سے استفادہ کرنے اور اس طریقے میں مولوی شحر کو ایما کر کے کی ضرورت ہے۔
یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ماہنامہ اجمل اس طریقے میں اہم خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ ماہنامہ حتیٰ کلام پڑیاد
توجہ دے گا کہ وہ ہمارے گونا گوں امراض کا طب اسلامی کی مدد سے قدرتی اور بہتر طریق دستیاب ہو سکے۔
میں ماہنامہ اجمل کی استطاعت کو سالانہ شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

اسلام علیکم !

آپ کو غائب علم ہو گا کہ جہاں ایک چھوٹی سی ریاست تھی اس کی ایک تہذیب تھی اس تہذیب میں ایک شہر تھی جو
جہاں تائیسویں کا ہوا تھا۔ اس سے جدا مسجد تھی اسی زمرہ میں آتے ہیں۔ ریاست جہاں کا تمام علاقہ قدسے شہن سے مالا مال
تھا پورا زمین پورا دل نشی میدان اور کھیتی باڑی کی زمینیں تھیں۔ خاص طور پر باڑی کی زمینیں تھیں۔ جہاں کا نام قابل دیکھا جہاں تائیسویں کا ہوا تھا۔
جہاں میں فن طب بہت مقبول تھا اس عرصہ میں کوئی دوا خانہ نہ تھا۔ جو شہر اور موقی خیار شہر، گنبد وغیرہ لا کر
تھا۔ جہاں میں طب کو رواج محترم تھا۔ سیدنا الحسن نے کیا تھا ان کے جدا جدا کاتھن شہر اسے تھا جو ان کے سب کے دور حکومت
میں ان کے سکونت پذیر ہو گئے تھے اور بہت شہر تھے۔ عجم کو ان کے پورا داکٹریم تھیں، اہل سے اپنے صاحبزادے اور حکمران تھیں۔ ان کے ہر
اپر میں مشعل ہو گئے۔ اہل شاہ طیبہ کو ان کے سب کو کسی مل کو ان کے باہر میں سیدہ کی باورگاریاں، دھبہ سولہ حکمران

راہپور میں چند برس کے قیام کے بعد ۱۸۵۷ء سے کافی قبل حکیم سید حسن ریاست جو بال آگئے مستقل رہائش اختیار کر لی تھی
 جو بال میں حکیم سید حسن طبیب کے طور پر ملازم ہوئے اور نواب سکندر بیگم کے معالج میں لگئے۔ ان کی بہت عزت تھی حکیم سید حسن کے
 چھ بیٹے تھے ان کے نام ہیں حکیم صدق حسن، حکیم محمد حسن، حکیم محمد حسن، حکیم احمد حسن، حکیم صدیق حسن، حکیم نور الحسن، ان کی ایک
 صاحبزادی بھی تھیں۔ تمام صاحبزادے فن طب میں جہانت رکھتے تھے لیکن حکیم نور الحسن، اس خاندان کے سب سے ممتاز و برگزینے
 ان کی ولادت جو بال میں ۱۸۶۶ء میں ہوئی تھی۔ انہوں نے ۱۸۸۳ء میں دہلی پہنچ کر عاقل الملک حکیم عبدالحمید خان سے طب کی تعلیم
 حاصل کی اور کئی برس ان کے دس مدرسہ طب میں حاضر رہے۔ مدرسہ طیبہ دہلی کے مدیسے طالب علم تھے ۱۸۸۵ء میں نواب شاہجہان بیگم
 کے خاندان میں افسر اطباء کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ عاقل الملک حکیم عبدالحمید خان نے خصوصی تعلق کی بنا پر حکیم حاصل خاں اور حکیم اجل خان
 ان کا بڑا لحاظ کرتے تھے ۱۹۱۳ء میں ان کا انتقال ہوا۔

حکیم نور الحسن سے پہلے جو بال پر طب کے لکھنؤ اسکول کے اثرات تھے۔ حکیم نور الحسن کی وجہ سے جو بال پر دہلی اسکول
 کا اثر ہوا حکیم عبدالحمید خان اور حکیم اجل خان کی آمد وقت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو بال کے طلبہ طیبہ کالج دہلی میں تعلیم حاصل کرتے
 جاتے تھے۔ جو بال میں حکیم نور الحسن نے مدرسہ طیبہ آصفیہ کے قیام میں بہت مدد کی تھی حکیم نور الحسن کے در صاحبزادے تھے۔
 حکیم سید ضیاء الحسن ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے خاندانی تعلقات کی بنا پر سید الملک حکیم اجل خان کے ہاں دہلی میں
 رہ کر حکیم اجل خان کے ساتھ طب کی تعلیم حاصل کی۔ حکیم اجل خان کے نواب سلطان جہاں بیگم سے بہت اچھے تعلقات تھے اور
 جو بال میں وہ ہمیشہ سید ضیاء الحسن کے الٹھے رہتے تھے حکیم سید ضیاء الحسن کو تمام لکھنؤ خاندانوں میں اکثر ان کے گھر میں آکر حکیم سید ضیاء الحسن جیسے تھے۔
 میرے پرانا ماسٹر خان رسالہ دار جو بال کی قریب کے پتہ سالار تھے ان کو شاہجہان بیگم نے اس عہدہ پر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے
 نواب سلطان جہاں بیگم کو نواب امراؤ دولہ کی پریشانی سے بچایا تھا۔ اعظمہ خدیو خان رسالہ دار آگے کی بل پختہ کے قریب مشہور ہو گئے۔
 کیونکہ میرے پرانا کا تعلق بھی جلال آبادہ مظفرنگر کے پٹانوں سے تھا اور قریب کے گناہ راہنمیت تھے اس لیے شاہی گھرانے میں
 خاص آواز جاتا تھا۔ میرے پرانا، پرانی اور نانی بہت ہی خوبصورت تھے میری نانی مجھے اچھی طرح یاد ہیں سب سے بال نہایت
 شرمیلے و سفید رنگ اور ہری آنکھیں بالکل اسکیٹھ فیوین ماکاک کی خاتون معلوم ہوتی تھیں۔ اپنے دورہ جو بال کے دوران
 نواب سلطان جہاں بیگم نے عاقل الملک حکیم عبدالحمید خان کا عقد میری نانی کلثوم بیگم سے کرا دیا تھا ان کی دو صاحبزادیاں
 راہ بیگم، زینت بیگم (میری والدہ) اور ایک صاحبزادے اسماعیل خان تھے میری والدہ ہمیشہ مرحوم حکیم عبدالحمید خان کا ذکر
 کرتی رہتی تھیں کہ بڑے درجہ شکل و خوبصورت انسان تھے میری والدہ اور والدہ بھی بے حد خوبصورت تھیں میری نانی جو بال
 میں ہی رہیں اور حکیم عبدالحمید خان وہیں آتے رہتے تھے۔ سبکی عاقل الملک حکیم عبدالحمید خان کی توسیع الملک حکیم اجل خان
 کے بھائی تھے یا قرین بن عزیز تھے اس طرح میری والدہ کہتی تھیں کہ ان کا تعلق حکیم اجل خان مرحوم سے تھا والدہ عالم، بہادر
 میرے بڑے بھائی صاحب نے بتایا ہے کہ صاحب تقریباً ۷۵ سال کی عمر کے ہیں۔

Grant: KRLABS



وَمَا آتَاكَ مِنَ خَيْرٍ فَرِحْ بِهِ

Phone: 05 9 81

Fax: 05 467

elec: 5564 P. F.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

DR. A. Q. KHAN RESEARCH LABORATORIES KANLTA

P.O. BOX NO. 502 RAWALPINDI (PAKISTAN)

DR. A. Q. KHAN

President, Pakistan Academy of Sciences
Project Director

Ref: KRL PD/DD/98

Date: June 16 1998

Mr. Munir Nabi Khan,
Dawakhana Hakim Ajmal Khan Ltd
P. O. Box 208
Railway Road,
LAHORE

My dear Khan Sir -

Thank you for your message of felicitation on the successful detonation of nuclear devices. In all humbleness and modesty I bow my head to Almighty Allah for giving me and my colleagues the strength, guidance and perseverance to accomplish the national and historic mission successfully. Please remember me in your prayers for His blessings, guidance and success in our future endeavours also.

With best regards

Yours sincerely,

(Dr. A. Q. Khan)
NI

امراض اور علاج

پد یو دہن

فستخس : سونف ۱۰ گرام، ترکچہ ۱۰ گرام، لالہ پتی کلاں ۱۰ گرام، زیرہ سفید ۱۰ گرام، بالچھر ۱۰ گرام، پیننی ۵۰ گرام۔
سفوف ہائیں، اور دن میں دو مرتبہ ہوا آب استعمال کریں۔ قبض اور دیگر امراض معدہ کی وجہ سے اگر ہے تو سفوف ہائیں
استعمال کافی اور شافی ہے۔ **فستخس :** عرق بیرون ۲۵ ملی مرٹانی ۲۰ ملی لٹر۔ دن میں دو تین مرتبہ غرامے کریں یا
تیار ادویات :- جو شہ باہر اعلیٰ ۵ گرام کھانے کے بعد

ومہ : ٹپ اورک ۵ ملی میٹر نیم گرم مات کو سونے سے قبل یا بعد ضرورت یا تیار ادویات۔ عروق کتاں ۱۰ گرام
مات کو سونے سے پہلے یا عروق پستان اعلیٰ ۱۰ گرام ہوا نیم گرم پانی رات کو سونے سے پہلے

تھیم ۱۲ گرام، عروق گلاب دس ۱۲۵ ملی لٹر شکر ۲۵ گرام۔ تخم یحمان
دھڑکن (اختلاج قلب) کو عروق گلاب دس ۱۲۵ ملی لٹر اور ایک گھنٹہ بعد شکر کا کردی میں دو مرتبہ استعمال کیا
تیار ادویات : زیرہ (سفوف) بعد ضرورت دہتر چھ معالج کا مشورہ، یا غلیہ و گاؤ زبان صبری ۵ گرام، مسک نہار منہ۔
یا عروق گلاب اعلیٰ ۵ ملی لٹر دن میں دو تین مرتبہ۔

سفوف ترکچہ ۱۰ گرام، ایک گرام دن میں ایک مرتبہ ہوا آب یا بعد ضرورت یا تیار ادویات :
بے ہوشی جو ہر ہوا اعلیٰ ۳ تا ۶ گرام ہوا مسک متدل جوا سردی ۳ تا ۶ گرام دن میں دو مرتبہ۔ نصیغہ

فستخس : مہدار بعد ضرورت پانی میں مل کر کے بیٹ بنائیں اور ہوا ۱۰۰
پستان کا بڑھ جانا استعمال کریں۔ تیار ادویات : جوا ہوا یوس اعلیٰ بعد ضرورت۔

فستخس : کالا نمک ۵ ملی گرام، دن میں دو مرتبہ کھانے کے بعد۔ تیار ادویات
معدہ کا درد جوا ش کونی، اعلیٰ ۵ گرام دن میں دو مرتبہ بعد غذا۔ جوا ش بیاسہ اعلیٰ ۵ گرام دن میں دو مرتبہ

بعد غذا۔

شلی کا بڑھ جانا، فستخس : شہرہ قلی ۱۰ گرام، ایک کیلے کے گودے کے ساتھ دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔
تیار ادویات : مہون دیدار ۱۰۰ اعلیٰ ۵ گرام بعد غذا، ضما و جابینس بعد ضرورت ہی کے تمام پر واش کریں۔

۱۰، جوا ہوا ۵، عدد جیجہ اسے ذخیرہ شلی کے پتوں میں کو انکم پندرہ منٹ تک، ہوس کبیر
کمزوری، سستی، کاہلی اعلیٰ ۱۰ گرام ہوا ۱۰۰، الماس کبیر دی، اعلیٰ معالج کی ہدایت پر استعمال کریں

بعد از تفتیش (مرحمہ جودار اہلی بقدر ضرورت پستان پلپ کریں۔ بیمار دُغُن گل بقدر ضرورت پستان پر پستان کا دم جذب کریں۔)

دودھ کی کمی (بعد از تفتیش) لیوب کیرا ملی ۵، ۵ گرام نیم گرم دودھ سے صبح شام استعمال کریں۔ یا سبجوں اور خربازہ گرام دودھ سے استعمال کریں۔)

دودھ کی زیادتی (بعد از تفتیش) طریق کثیر ۵، ۱۰ گرام رات کو سوتے وقت پانی سے استعمال کریں

جرمیان کیلئے (بعد از تفتیش) جیمیاں، یمن منطہ جابرہ قرص ۵-۵ گرام نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح شام استعمال کریں یا سبجوں شلب ۵-۵ گرام نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

اختلام کیلئے (بعد از تفتیش) قرص عیب اختلام ۲-۲ قرص کھانے کے بعد دوپہر و شب پانی سے استعمال کریں یا حسبِ تکرر دودھ و رات کو سوتے وقت پانی سے استعمال کریں۔

کثرتِ حیض (بعد از تفتیش) سفوف استخوانہ ۵-۵ گرام صبح شام پانی سے (یا حسبِ ہدایت معالج) یا قرص کھرا ۱۲ گولی (حسبِ ہدایت معالج)

مرض :- دوسرے ضعف و ناشائستگی سے۔
علاج :- غیرہ گارڈیان عنبری ، ماشہ قرص نقرہ مرکب ایکہ عدد صبح نہار منہ شام ۵ بجے آب تازہ سے اطریقین کبیرہ ماشہ رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

مرض :- سوئی بخار کے لیے
علاج :- قرص بخار دادر، ہزارہ خاکسی ۵ گرام ایک کپ پانی میں جوش دے کر چھان کر بقدر ضرورت پانی ملا کر صبح نہار منہ پیتیں۔

مرض شدید ہو تو دو وقت استعمال کریں۔

مرض :- پیش ، آؤں ، مروڑ وغیرہ کی شکایت میں۔
علاج :- اکیسویں پین اہل ایک ٹیبل سپون صبح نہار منہ شام ۵ بجے پیتیں۔ حسبِ پیش یک گولی رات کو پانی سے کھائیں۔

مرض :- ذیابیطس (شوگر) کے لیے
علاج :- داسے عجیب ذیابیطس ایک آدھ گولی صبح نہار منہ شام ۵ بجے پانی سے استعمال کریں۔

سفوف تخت کہہ (پانی دوا ماشہ رات کو پانی سے کھائیں۔)

مومیائی

ایک پوزٹ
حکیم محمد نبی خان
حکیم مدرستہ

جیسا کہ سلاہیت ڈبیرن کو جڑنے کے لیے فائدہ مند ہے۔ مومیائی بھی ڈبیرن کو جڑنے کے لیے کام آتی ہے۔ اور مومیائی کا استعمال ہوتا ہے۔ فی زمانہ مومیائی نایاب ہے۔ مومیائی آدمی سے بنائی جاتی تھی جو سب سے زیادہ موثر سمجھا جاتا ہے۔

سترہ اٹھارہ سال کا لڑکا جس کے بال جھوٹے اور اس کے جسم پر آدھوں مل دیتے تھے۔ ایک طریقہ مومیائی بنانے کا مٹکا جس میں شہید بھر ہوا ہوتا تھا۔ زندہ آدمی کو ڈاکٹر اوپر سے ڈھکن بند کر دیا مانتا تھا پھر ایک سوڑا سال کے بعد کھول دیتا تھا۔ اس طرح پورے آدمی کی مومیائی بنی ہوئی ہوتی تھی یہ مومیائی میاں شکل میں نہیں بلکہ منہ شکل میں ہوتی تھی۔ اس زمانے میں جڑتھ مومیائی تیار کرتا اس کا پڑا پڑا تھا اسے استعمال میں لے کر فروخت کیا کرتا تھا۔ اور پھر اگلی نسل کے لیے زندگی بھر کی معیشت سے فارغ اہل ہو جاتا تھا۔ یہ سلسلہ تعلق کے آخری دور میں ختم ہو گیا۔ اُس وقت کی مومیائی میکس محمد اعلیٰ خان سے انتہائی کوشش کے بعد چار رقی کی ڈل حاصل کی تھی۔ مگر استعمال میں نہیں لایا گیا۔ کیونکہ تھوڑے میں کم غصہ دوسرے دس بیس مریضوں کیلئے ناکافی تھی۔ اس لیے افادیت کے سبب ڈیڑھ تین نفوس ہی تصدیق ہوئی تھی۔ اور فراموش ہو گئی تھی۔ وہ ڈیڑھ ایک سو بیس سال تک چلے گئے پھر محمد نبی خان کا سید مرحوم کے پسماندگان کے پاس موجود تعلق کے آخری دور میں بعض اہل مومیائی قبر سے آڑہ مڑہ کو نکال کر تیار کرنا شروع کر دی تھی۔ یہ سلسلہ بھی زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا۔ اُس دور میں یورپ کے لوگ کھتے تھے مومیائی تیار کرتے تھے مگر اس مومیائی کے صحیح فائدہ مند نہیں۔ بعض حضرات نے مختلف حوالوں سے مومیائی تیار کی ہے جس میں گور اور چیل قابل ذکر ہیں۔

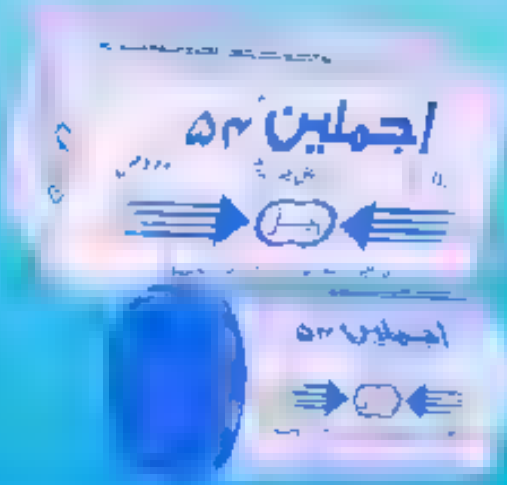
جو مومیائی انسان سے تیار کی جاتی تھی مومیائی آدمی کھلاتی تھی پسندوں سے تیار کی گئی مومیائی حیرانی کہلاتی ہے یہ تمام ڈیڑھ ایک سو بیس سال تک عظیم اور حسن ان الا دور میں موجود ہے۔

ناخن اور تشخیص امراض :

- اگر ناخن سفید ہوتا شروع ہوتا ہے اور شری کم ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر میں کچھ عروا ہے جس کی وجہ سے مریض قلت و لام کا شکار ہے۔
- اگر ناخن نصف ردا ان اور نصف شروع ہوتا ہے تو یہ علامت گروہ کی خرابی کی نشاندہی کرتی ہے۔
- اگر ناخن گوشت کے ساتھ پھٹے ہوئے۔ پشاور کہہ رہے ہیں۔ اُسے ہونے ہیں تو یہ جسم میں لڑا اور کینسر کی کمی کی علامت

- ہے۔ مریض سرخ وراثت کی کمی کا شکار ہے جس کے باعث گٹھیا وغیرہ میں متلا ہو سکتا ہے۔
- ناخنوں کے اوپر جلدے نشانات (خصوصاً پچھک جیسے) چلدی بیماریوں - غارش اور فساد خون کی علامت ہے اگر نشانات قطار کی شکل میں ہوں تو مریض بالوں سے محروم ہو سکتا ہے۔
- ناخن پر شرخ رنگ کی لکیریں ظاہر کرتی ہیں کہ مریض اپنی بلڈ پریشر کا شکار ہے۔ جلد کی بیماری اور دانتوں کی بیماری ہو سکتا ہے۔
- اگر ناخن زردی آئی ہوں یا سبز رنگ نما ہوں ہو تو یہ علامت گردہ کی خرابی یا ہیرتق نفس کی علامت ہے۔
- اگر ناخن پر دم نہیں سے بائیں لکیر ٹیبلٹے تراں کا مطلب ناخنوں میں مٹائیت کی کمی ہے جو چھپک - گل سونے اور امراض قلب کا باعث بن سکتا ہے۔
- ناخنوں کا سفید ہونا دوزان خون کی کمی - دل کے امراض اور نشونہ میں ہوا کی موجودگی کی خبر دیتا ہے۔
- اگر ناخن درمیان سے زیادہ ٹھہلا ہو ہو اور کھارے پر اگر ندر کی طرہ مڑ جائے تو یہ تپ دق دل کے امراض اور امہک جگر کی نشاندہی کر سکتا ہے۔
- اگر ناخن پستے - پیسے ورے مٹے نظر آئیں تو مریض دانتوں کی بیماری یا شوگر کی مبتلا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی زود اثر دوا



(4)

قصرِ عون کی لاش

مذہبوں کی تلاش کا معاملہ بھی عجیب و غریب ہے۔ قرآن کہہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اسے خدایوں کی طرح تلاش کو بچا کے رکھی جائے گا تا کہ آئندہ انسان فسلوں کے لیے توحیدیت کا سامان بن جائے۔ دنیا ہم سے سوال کرتی تھی کہ قرآن کی تلاش کہاں ہے؟ وہ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس جواب نہیں تھا اور ہم یہ کہتے تھے کہ اس کی تلاش ضرور کیسے نہ کیسے موجود ہے۔ اسے ڈھونڈنا چاہیے۔ ۷۰-۱۹۰ میں یہ تلاش دریافت ہو گئی اور اس وقت دنیا میں فلاں توحیدیت کے طور پر موجود ہے، کچھ عرصہ مصر میں رہی۔ پھر یروشلم میں یہ سمجھ دی گئی۔ لیکن یقیناً قرآن مجید کے سچا ہونے کا ثبوت ہے۔ لوگ اب بھی اس بات پر غور نہیں کرتے کہ قرآن نامی جہاد تھا تو اس وقت انسانوں کو معلوم نہیں تھا کہ یہ تلاش کہاں ہے؟ لیکن قرآن نے آواز دی کہ یہ تلاش محفوظ ہے اور وہ کہیں نہ کہیں اور کیسے نہ کبھی ضرور دریافت ہوگی۔ آخر کار وہ تیرہ سو سال کے بعد ۱۹۰۷ میں دریافت ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر قرآن کا اد کیا مجھوہ ہو سکتا ہے؟ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ قرآن حکیم اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے؟

حضرت دہلیہ اسلام آباد میں بس کے درمیان، ایک میاں کو قتل ہے، دہلی سے

انسان اور شیطان

جب کہ آدم علیہ السلام نہ مت کا یہ سیکوئے۔ اللہ کے حضور تائب ہو گئے۔ پہلے روض کی کہ غلطی ہو گئی ہے لیکن تائب تائبے کہ آپ
کو تائب تائبے ہے یا کہیں مناسے جوئے پھر غلطی نہ ہو جائے۔ مناسے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اساطیر میں جن الفاظ میں معافی مانگا تھی اللہ تعالیٰ
سے کہے۔ اور پھر جب معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ یہی بنیادی فرق انسان اور شیطن میں ہے کہ انسان غلطی کے بعد شرمندہ
ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے جب کہ شیطان غلطی سے بھر کا کہ اللہ کا معاف کیا ہے وہ انکی اور مدد و دعا و غم
و فلسفہ و شکایتوں سے غلطی بخیزا اور مناظرہ کر کے بھی نہیں کر سکا۔ اور حضرت آدم سے کہ کیا کسی روز نہ جیتیں گی کہیں سے کہیں
پہنچیں گے۔ تو انہیں تصور کا اعتراف کیا، معافی مانگی اور جنت پاک ہو گیا۔

ۛ عند فارغ بھی ہوتے جامِ حمرگاہی سے لودھا ہوا بھی بنگال طہارت میں نہیں

حضرت آدم علیہ السلام نے ہدایت کے ساتھ توبہ کی آواز میں دعائیہ دعا دی۔ بعض لوگ یہ نظریہ اختیار کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سزا کے طور پر مین میں بھیجا گیا۔ یہ نظریہ قرآن کے علاوہ ہے۔ قرآن صاف طور پر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سزا کر دیا۔ اس کے بعد ترقی دے کر علیحدہ نارا اور پھر مین میں بھر کر دیا۔ پھر نہی بنو آدم یہاں منتقل ہو کر آئے ہوتے ہیں۔ سزا کے طور پر نہیں۔ اس دنیا میں یہ ایک شخص پر نفاذ ہو کر آئے ہیں۔ وہ منصب خلافت کا ہے۔ ہم کوئی سرا جھگتے نہیں رہے۔

انکسار

پیکر ویش

حکیم محمد بن ذہن جہاں سردیاد دوم و غرض

خیال بعض اطباء: آدھ سوے درج میں گرم خشک
آبض نے پیلے درج میں سرد خشک۔

خیال حکیم محمد نبی قاس صاحب: کیونکہ درج کیست
بہترین دوا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں اس کا ۱/۲
گرم خشک ہونا چاہیے۔

شفا خست پودا: یہ جھاڑی ناپودا ہے۔ دھنڈا ایک
سے دگر تک ہوتا ہے گچھوں کی صورت میں سفید پھول
لگتے ہیں۔

ناہم پیدا آتش: ہندوستان و پاکستان کے بیشتر مقامات
پر ہوتا ہے۔

افعال و خواص: قسطنطنیہ کے لیے بہترین دوا
ہے۔ بکادوں میں سفید ہے۔ مصفی خوی۔

قرا بادینوں کی روسہ: قاتل گرم عجم۔
خود راک برگ: سفوف کی صورت میں برگ اڑھ
۳ ماہ۔

خود راک جو شاندرہ: ۵ ماہ

اس کے پتے درج کیست بہترین دوا ہے۔ جو شاندرہ و شفا
اور دیگر دوا کے متعلق مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

خاندانی معمولات: ہمارے قاتل قی معمولات میں ہر
رؤسہ ۵ گرم ایک ایک کپ پانی میں جوش ویکر چھان کر
شہدہ کا درجہ شکایت میں پڑتے ہیں

جنت کے میوؤں میں سے سے جنت کے
میوے وہ شمار کیے جاتے ہیں جو تخمیر کے بعد اپنی ثابوت
تمام رکھتے ہیں۔

مزانج: خام، گور، سرد ۲ خشک ۱

بیمہ پختہ انگور سرد ۱ تر ۱

پختہ انگور گرم ۲ خشک ۱

خواص: انگور خام: بھوک لگانا ہے۔ صفراء کی بڑی
کو کم کرتا ہے، گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔

انگور پختہ: صفری اور سمن بدن ہے۔

انگور کے فصل سے گزرا کر گزریں کر دیا خون میں شامل ہوتا ہے

کشمش

سفری قوی بدن ہے قوی مانع اور کین ہے صفا کر حالت دیتا ہے
منفع کے نمونہ میں اس کی صفا و صحت ممکن اثر رکھتی ہے۔

مقدار خوراک: ۵ تا ۱۰

دانت کھانے کے وقت غلاب میں ۵ دانہ کشمش ڈال کر آسان
کے نیچے رکھیں صبح کشمش کی کر اور پتے پانی میں سفوف
سچا درجہ کی شدت کو کم کرتا ہے۔

بانسہ (اڑوسہ)

خیال بیشتر اطباء: پیلے درج میں گرم خشک

اقسام :- دو قسم ہیں۔

عقاب ۱۔ بتانی ۲۰۔ صحرانی۔

نیدرہ قاندر صحرانی میں نہیں بلکہ بتانی میں ہے۔

اس قسم کے عقاب میں پر سے قوائد موجود ہیں۔ اس پر سے قوائد کا حامل عقاب صرف شرق اور اسپین کے بعض علاقوں

مثلاً، انکا۔ یوگیا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

عام ہونے کی وجہ سے اس کی شکل گیند کی طرح گول ہوتی ہے اس کی چوڑی سطح پر چھوٹے چھوٹے گڑھے سے

سرتے ہیں یہ گڑھے شرنیت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ جو عقاب کی پیدائش ہوتی ہے۔ پر کے چوند ٹکڑے سے بھی ہوتی ہے۔ اس سے وہ شب و روز سرے ماکہ میں

ہیں۔ ان میں عقاب کی چھ قسم ہیں بلکہ وہ عقاب کے شقیب اذوہ عقاب اور پیڈاگتے ہیں۔ مقابلہ عراق اور اسپین کے بتانی عقاب سے

ایک برسات کے بعد عقاب (EXPIRE) ہوجاتا ہے اور اس کے وہ قوائد نہیں رہتے جو ہونے چاہئیں۔

عقاب کا ست بھی تیار کیا جاتا ہے۔ تیار ہی کے بعد اس کا رنگ سرخی مائل ہوجاتا ہے۔ یہ ست چوڑی کی کھانسی میں پیدا

ہے۔ ٹھکانے کی گریوں کی طرح چھوٹے کر دیا جاتا ہے۔ آج سے پچاس برس قبل جرمنی کی ایک فرم تیار کرتی تھی جو کہ بے حد قوائد کا حامل

تھا اب اس کی تیار ہی بند ہے۔

یہ ست بالکل ٹرانسپیرینٹ ہوتا تھا۔ اس کا شیر و پیاس کی شدت اور گے کی شرنیت کو مانع ہے۔

معتدل مائل بحیرات تقریباً اپنی مختلف بنان کے اعتبار سے منفعت جمع ممکن حرارت صغنی جن ہے۔ اس لیے بیشتر

مركبات میں عقاب شامل ہے۔ عقاب کے اعداد اجزاء کی نسبت زیادہ ہیں، میلے سرخی کشیدہ نہیں ہوتا عقاب کا شیو

ہ دانے مستقل ہے۔

۵۔ عقاب کو رات کو ایک کپ پانی میں بھگو دیں صبح ٹھنڈی کھال کریں پانی میں ایک کپ پانی

طریقہ استعمال شیرہ خاکر چھان کر صبح منشا پسین طاکر پلائیں۔

مرات کر تکین در تاسہ اقدار میں سے گری ٹکڑے میں نافع ہے۔ عقاب ہوشانوں در حیاتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

فوائد شیرہ مصفی خون ہونے کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے مصفی خون اور اعوات کے مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے شیرہ

عقابی خون ہے بخاروں کو تکین و تلبہ۔

سفقت ہونے کی وجہ سے قوائد کام کے ہوشانوں اور خیا آدوں اور مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

اس کا استعمال ہوشانوں اور خیا آدوں میں استعمال نہ کر چاہیے کیونکہ اس میں لزجت ہوتی ہے۔ مستقل استعمال

احیاء سے ہر کہ میں کی کرنے کے علاوہ منفعت ہونے کے باوجود ہضم میں اضافہ بھی کر دیتا ہے۔

ہے کوئی دوا تو لکھ دیجئے

میں نے یہ نام

ماہانہ کو آنکھ نہیں پھر کیوں نہ سچ بات لکھیں۔ لوگ جانتے ہیں کہ مطلب و تحمل میں صرف عیار ہی آتے ہیں۔ بات تو ملے
داغ ہے، پر ہر عیار اور عیار جمہ کی تو نہیں جہاں امراض کے لیے تو اچھل کے پاس سر سے پاؤں تک کی ادویات ہیں۔ پھر سب
لوگ تو صحت یاب نہیں ہوتے۔ مرض کی تشخیص تو معالج پر منحصر ہے، وہ کس دور پر جا کر لکھ کر دیتا ہے۔

تحقیق ہم کہتے نہیں صرف یہ جانتے ہیں کینسر، ایڈز وغیرہ لا علاج ہیں۔ اصل لا علاج امراض کی طرف ہم آگے بڑھے
ہی نہیں۔ جس نے بھی اسی لا علاج امراض پر تحقیق کی، ہمارا تو ایمان ہے حقوق اللہ ہی، دوا بھگتے اور حقوق العباد بھی چند لا علاج
امراض لیے دے دیا ہوں ہے کوئی دوا تو لکھ دیجئے؟

● افراد نہ سہ سکن نہیں۔ گاڑی بھی ہے، گھر بھی ہے، بھکے بطن بھی، ڈور بھی نہیں نہیں ہے کوئی دوا
تو لکھ دیجئے؟

● بیٹی رحمت ہے کس پیار سے ماں باپ نے پروان چڑھا۔ انگلیاں کڑکھاتا کھایا، اسکوئی کی ہونٹ لگے میری بہن لکھنا یہ
قرآن شکار تو کیا کلامہ اور آیا کالج کی ہونٹ لکھ کر دے میں ذمہ دارن کا احساس دلا دیا۔ دیکھ لال جوتے میں اپنے
لخت جگر کو غیروں کے حلقے کیڑے ہے کوئی اس سے تیرا وہ طاقتور جگر کی دوا تو لکھ دیجئے؟

● بیٹیاں جارا ہیں، جین بھی، پیسے والی بھی پکڑی رشتہ نہیں۔ رشتے بھی ہیں، امر بھی ہے، فتنہ بھی ہے، پر جینز دینے
کو نہیں ہے کوئی دوا تو لکھ دیجئے؟

● شادی ہو گئی، اولاد نہیں، اولاد ہے اولاد نہیں نہیں۔ علم کے طالب ہیں، تیس دینے کو نہیں کوئی اچھی دوا
ہو تو لکھ دیجئے؟

● اولاد بچا ہے، منشی ہی نہیں، کار بھی ہے، موٹر بھی ہے، دفتر بھی ہے

بڑے ماں باپ کے لیے وقت ہی نہیں؟ دوا تو دوا اثر ہو تو لکھ دیجئے؟

● تعلیمت ہے، طاقت نہیں، ملازمت ہے، تمنا ہے، تھکے کے مسائل میں وسائل نہیں، اس کے لیے
بھی خاص دوا ہو تو لکھ دیجئے۔

خیر برائے تحقیق امراض لا علاج

(۱) افرادیت سے شروع کریں افرادیت کسم۔

- (۲) گھر سے شروع کریں مگر تک !
- (۳) محلہ سے شروع کریں آبادی تک !
- (۴) آبادی سے شروع کریں شہر تک ، ضلع تک ، صوبہ تک ، ملک اور پھر دن تک تک !
- (۵) خاموشی سے شروع کریں ، انشور کی رضا کیلئے ۔ امید و نیاواں سے وابستہ نہ کہیں بلکہ دنیا جانے والے سے تفریق نہ کرنا ۔
- یاد رہے ان تمام امراض کا اصل علت تعالیٰ سے دوری و انانیت میں پوشیدہ رکھا ہے ۔

وسائل میں شکر... مسائل میں صبر

لکھتے تھے کہ ایک استاد یاد آگئی ۔ کسی اہل علم نے کہا : زور دینا ہے تو رخصت بن کر رہو ۔ پھل بھی دو ۔ رائے بھی ۔ سوال اٹھا ، ہر جگہ رخصت نہیں ، نگاہیں بھی ہے ، جڑی بوٹی بھی ۔ جواب آیا : ”ایک ہزار کا تیر ہزار رخصت کے سر پر بیٹھ کر زمین کا کر دیتا ہے ۔ پھر دھوپ اسی پتے کو حلا کر انوکھا غد کر دیتی ہے ، جب زمین پر چلوان کا نہ نہا پتھر کو بگی پادوں تلے نہ رہاؤ ۔ نامعلوم پھر ایک ہزار کا نمونہ لکھا اس کو زمین سے اڑا کر آسمان کے قریب کر دے ۔

چ کچھ غلطی سن لائی اسے چارہ گراں ہے کہ نہیں ؟

مطب جمل

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542542 73542545 فیکس 73542545

• اوقات میں ۱۰ تا ۱۲ بجے دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

• مطب دواخانہ حکیم اہل خانہ دہلی لاہور فون 73542545 73542545 فیکس 73542545

بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے

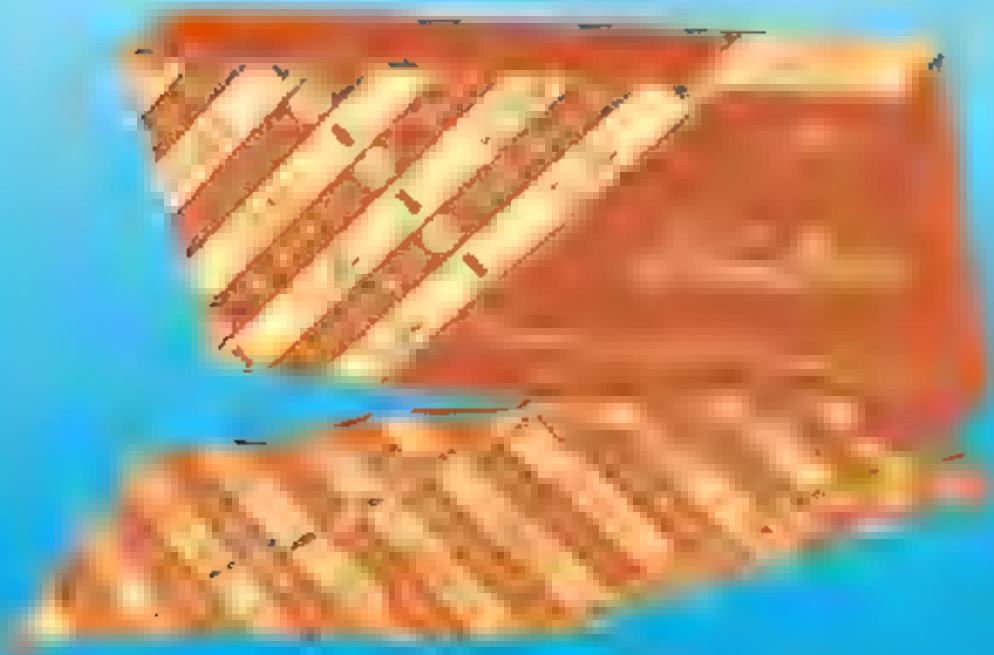
چوہدری محمد عارف جاوید، امرتسر

مک ہزارہ ایک مرنے والا، لگے اور مرنے والے آپ بڑی محنت کر کے پیسہ کی کافی سے لایا تھا۔ لیکن بیوی سے نکاح تیرے گویا ہمتا تیرے ہو گیا کہ اس سے کہا یا نہیں کیا۔ پانی پی کر اٹھ گیا مگر کچھ نہ بولا۔ شریف آدمی تھا۔ اس نے سوچا اگر میری بیٹی کے ہاتھ سے یہ مکہ تیرے ہو جاتا تو میں کہیں نہ چاہتا کہ رانا اس کو جو ناما سے۔ تو یہ میری بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے۔

ملکیت

محمد احسن بٹ

میرے ایک دوست نے کہا: میرا سب کچھ مٹ گیا ڈور میں سب کچھ تھا میں برباد ہو گیا میری مدد کرو۔ کہا لفظ "میرا" کا مطلب ہے آپنا وقت میں اللہ جو چیز ہم سے لیتا ہے وہ ہماری نہیں اللہ ہی کی ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ جو چیز اس سے یہ وہ ہماری نہیں اللہ ہی کی ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ جو چیز اس سے لے لی وہ اس نے عطا فرمائی تھی۔ اگر گئے اپنی امانت و پس منہ لی تو آپ اس پر بارہ غم نہیں کرتے کیونکہ وہ آپ کی چیز ہی نہیں تھی اس کی تھی اس سے ملے وہ اس کا مالک ہے ہر کچھ جس سے زیادہ غم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ غلطی سے اس کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں مالا مال دنیا بھر میں ہر کچھ اللہ سے تم سے ملے یا جس کو اللہ نے اپنے پاس بلا دیا وہ اللہ ہی کا تھا۔



(قسط ۱۷) اجلِ عظمیٰ (انتظارِ حسین)

ماترین شریفی کی مسند پر

مرانا سید سلیمان ندوی کا بیان ہے کہ ”انکا بیڑہ“ نے بلکہ حقیقت حکیم اجل خان صاحب مرحوم نے مولوی عزیز صاحب اور مخالفین کے درمیان اس بات پر مصالحت کرائی کہ کتاب کے نسخے ان لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں اور ان کے اس کی اشاعت بند کر دی جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے دو نسخے فریقِ مصالحت کے پاس بھیج دیئے۔ مگر بات اس پر ختم نہ ہوئی، اس کے بعد ہوا کہ کتابوں کے ڈھیر کو لگائی گئی۔ جتنے نسخے اتنی باتیں۔ مولوی عبدالمنی نے مرانا شیل پانام لکھا کہ یہ ان کے کارستانی تھی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کے بیٹے احمد پستے نے حکیم صاحب کا انعام دیا۔

مرانا سلیمان ندوی نے مولوی عبد علی کو جوبہ دراکر صاحب مرانا شیل تو دفتر دارالت پر موجود ہی نہیں تھے۔ ابھی وہ وہاں پہنچے نہیں تھے کہ یہ واقعہ ہو گیا تو یہ کہ یہ شریعت حکیم صاحب کا تھا۔ مرانا سلیمان ندوی کہتے ہیں کہ نہیں، جو ڈپٹی ڈائریکٹر کا دھرا تھا۔ تاہم جو ہوسے ”شاید مولوی صاحب کو اس کا تصور ہو کر رہا ہو کہ ان کی کتاب سے کوئی دوسرا نسخہ نکلتے۔“ مرانا حبیب الرحمن شیلوئی نے واقعہ یوں بیان کیا کہ: مدۃ الطول کے اعلان و نشر کا اس کے جلانے پر

آخر تک آواہ نہ تھے۔ خود مولوی صاحب مرحوم کی حرکت تھی۔ اس طرف کے تامل نے تحریک کا اصرار سے بدل دیا۔ اصرار نے قدرت اختیار کی بلکہ دھمکی کی صورت میں کہ مولوی صاحب مرحوم کی طرف سے ایسے موقع پر ہمارا قیام ہو گا کہ مولوی نے بالآخر کہہ دیں کہ شریعت کے شہر میں بند کر دیا ہے آپ نکال سکتے ہیں اس پر جلسہ کر کے خود کیا گیا اور مولف مرحوم کی تائید ہوئی۔ چنانچہ سارے جلسے گئے۔ مٹی کا تیل لاکر دہکے رات کو میں نے سردیوں پر ڈالا وہ نہیں ہی تھا۔ اتنا ہی کہ جس نے کے بعد آمدنی سے ناکسترا دے دی۔ مارتھ نے بلکہ صحت کر دی۔ اس طرح اس سو گئے کا موقع کسی کو نہ مل سکا۔

مگر شاید اس کتاب کی تقدیر ہی میں منہ پھنک کر لکھا تھا پھر یہی دانت گزری۔ میری ترہ اسے شاید امداد ملی نہ چھاپا۔ اس مزید طبع پر ایک چٹائی کا جوڑا ملائی اسے لکھا انہوں نے اس کتاب کا مصنف بننے کی ٹھانی۔ شاید صاحب سے کتاب کا سارا احوال ملنے کے اپنے گھر کو لیا اور ڈسکے کی چٹ اعلان کیا کہ انہماک لانا تھا اسے پس چھ یعنی آریل مجھے بار۔ مولویوں نے حراج لکھ کر کی لکھار کا حق خود ملے۔ مولویوں نے اپنے احوال بیان کر، مولویوں کو لکھا کہ اس کے جلانے پر

جواب دیا۔ سنا گھرچہ بول دیا۔ عظیم بیگم چٹائی نے کبڑوں کا ڈھیر مولیوں کے حوالے کر کے جان بچائی۔ مولیوں نے ایک مرتبہ پھر کتاب پر مٹی کا تیل چھڑکا اور دیا سلائی دکھائی بہر حال مدۃ العمارت کو دلی میں آکر کوئی نہ کوئی صدقہ تو دینا ہی تھا۔ ڈپٹی نذیر احمد نے صدقے کا انتظام کیا۔ اہمات الامار کے چلنے سے دشمنوں کا بھی غم نہ ہوگا اس کے بعد مدۃ العمارت کے اجلاس میں کسی نے چڑ نہیں کیا قدامت پسند ہی ماری سے پکے تھے۔ اب حکیم صاحب کی ماری تھی۔ اس اجلاس میں صدر ہی تھے۔ ان کا خطبہ صادر کیا تھا۔ قدامت پسندوں کے خلاف اعلان جنگ تھا۔

”میرا میں یہ ہے کہ ابتداء سے اسلام سے غم نہ

۱۸۵۷ء تک میں قدر مخیر کے قوسے لکھے گئے

ہیں اگر انہیں ایک جہد کی ضمانت اس جہد کے

ملا رہے ہوں گے کہ ۱۸۵۷ء سے لے کر آج تک

کے کفر کے قوسوں کی ہوگی۔ یہ ویسے تکفیر

اشفاق تک ہیں محدود نہیں رہی بلکہ ان سے

قوی کر کے گروہوں تک متعدد ہی ہو گئی، اور

یہاں تک نوبت پہنچی کہ شیعوں کیوں اور شیعہ

شیعوں کو، متقدمین، اہل حدیث کو اور اہل حدیث

متقدمین کو کا قتل لے گئے۔۔۔۔۔

اس مخیر نے مسلمانوں میں بھی منافرت پیدا کر دی

جس سے جس نے انتہا القصدات پہنچے۔ ادھر

لکھنؤ میں کئی مرتبہ شیعہ اور سنیوں کے درمیان ٹھنک

تھیں پیش آئے تو اوروں میں بھی متقدمین اسلامی

۱۲۵ گنجینہ برگر ص ۱۲۵

حدیث کے کسی قسم کی کتابیں نہیں کی، بلکہ وہی گفتگو پر شوق لے گئے کہ یہاں صوفیاء الصائغین اور اہلین الفہر پر آپس کی دھتے جاری رکھتے رہ گئے۔۔۔۔۔ مدۃ العمارت کے ساتھ اس وجہ سے مخالفت بھی زیادہ تھی کہ وہ آپس کے جھگڑوں کو شائیاں چاہتا تھا۔ اس کا مقصد تھا اور یہ کہ شیعہ شیعہ، مقلد، اہل حدیث سب ایک جگہ بیٹھ کر ہی اصلاح و تلاح کے تعلق میں رہیں اختیار کریں اور اختلاف میں کوئی جھگڑا نہ کریں۔ یہ مقصد اگر کمزوری کی وجہ سے براسیحا جاسکتا ہے تو تمام اسلامی فسر قوں کو مل اسلامی اسے برا سمجھنا چاہیے۔ یہ کہیں جہاں تک مجھے علم ہے مدۃ کی مخالفت کرنے والے اور اس کے ہر ایک اجلاس کو برجم کرنے کی کوشش کرنے والے صرف شیعہ مقلد ہی ہیں۔ تفصلاً کا شک ہے کہ یہ مخالفت اب بعد کے بعد کم ہوتی جاتی ہے۔

خفاقت کرنے والے عمارت سے انہوں نے طنز بھری دلیل کی کہ :

”آپ، سلام پر جم کریں، آپ اس ذہنت

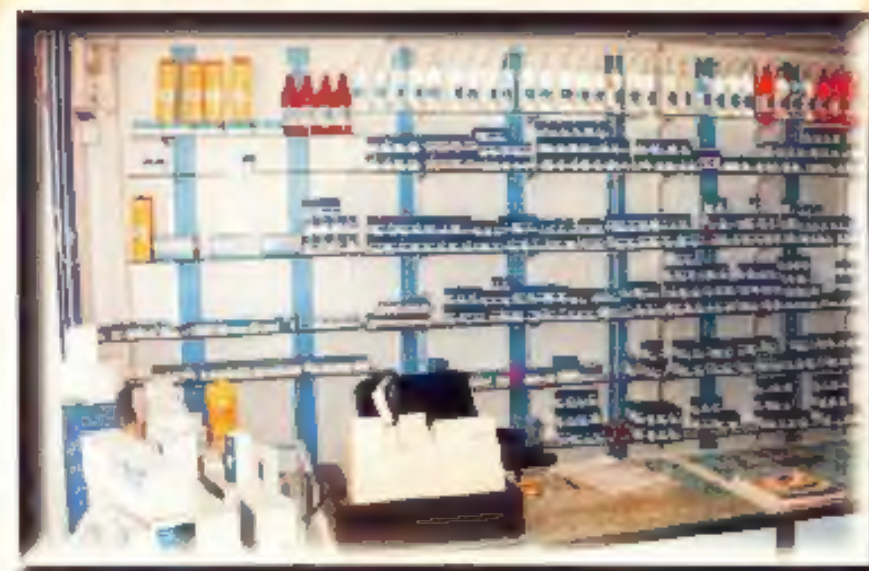
پر تیز نہ کریں میں پر آپ بھی بیٹھے جھٹے ہیں“

اور ان کلمات پر خطبہ کا اختتام کیا :

کوششیں علامہ شیلچہ کی نہیں حکیم صاحب کی بھی قبول ہوئی تھیں۔ قدامت پسند علما کی سترہ سنی لغت کے باوجود اجلاس بہت کامیاب رہا، اور دلی شہر نے شرم شرم کی تھی۔ اس وقت اسلامی قوں کی سخت تہہ کر گیا۔

AJMAL-

A name of remedy for
ailing humanity



یہ نصف صدی کا قہقہہ ہے دو چار برس کی بات نہیں ؛

دواخانہ حکیم اسد خان

۶ جون ۱۹۴۸ء سے لیکر ۶ جون ۱۹۹۸ء تک

تصویری داستان

مبصر

یوں تو خاندان شرقی، ہندوستان کے مشرقی سرحدوں سے اپنی روحانی اقدار اور توفیق الہی سے فکمی اور دھارمائی زندگی کی خدمت میں جبریں مصروف رہا ہے لیکن آزادی کے بعد — پاکستان کے دل شہر لاہور میں دواخانہ حکیم اسد خان — کا قیام ۶ جون ۱۹۴۸ء کو عمل میں آیا تھا اور دواخانہ کے مورث اعلیٰ حکیم محمد نبی خان جمال سید لاہور کو مشورہ دینے نہایت نامساعد حالات میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا انہوں نے خاندان شرقی کی روایات کو زندہ و تابندہ رکھتے ہوئے — عبادت و ریاضت پر مبنی — طبی خدمات کا جو معیار قائم کیا مجھ لفظ اس کی عبادت اور روایات سے دواخانہ شہر لاہور میں بالخصوص اور گھر گھر کی گرفتاری پر بالعموم طبی خدمات کو مست دیتے ہوئے — دھارمائی زندگی کی بہتر خدمت کو اپنا شعار اور مقصد بنا کر کھلے لیے سب اقدار الہی کی توفیق اور مقصد سے لگنے کے ساتھ ہر باہرے ظہیر کے کم کی بات پہنچاتی ؛ میری کیا توقعات پہنچتی ۵۰ سال کے اس طویل طبی سفر کی مختصر تصویر یہ داستان قارئین و علوم کی دلچسپی کے لیے اگلے صفحات پر پیش خدمت ہے۔



طبی محاذ اور مخالفوں کی بلغار

انگریزی زبان، کرٹ پتوں، کرٹ، انگریز کے چلاتے ہوتے سب کے چل گئے مگر ڈاکٹر ابھی تک نہیں چل پاتے تھے۔ مگر جنرل سرطین نے ہندوستان کے بے میں اپنے شاہدات قلم بند کرتے ہوئے یہ بات بھی لکھی کہ ہندو کے لوگ کیا چھوئے کیا بڑے ہمارے معاملوں سے زیادہ اپنے معاملوں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ پڑھا تھا طبقہ بلکہ سب ہی طے یہ کہتے ہیں کہ صاحب ہیں آپ کے ڈاکٹروں کی ضرورت نہیں، صرف سرخوں کی ضرورت ہے۔ وہ لکھتے تھے امداد ۱۹۱۷ء جاری تھا۔ صورت حال میں زیادہ فرق نہیں ہوا تھا۔ ۱۹۱۷ء کی قیمت بہت سے اداروں کو تباہ و برباد کر گئی، مگر وہ اور حکیم سخت جاں نکلے وہ ہلوز مریض تھے۔ دکنی قلت اپنی دکھ بیماری کی چٹائی کران کے پاس باقی اور فائدہ اوروں کے گردا پس آتی۔

وہ تازہ ششہ کے ساتھ گزر گیا جب فاضل اطباء طب کے طلبہ کو اپنے گھروں پر درس دیتے تھے اور یوں چراغ سے جلتا چلا جاتا تھا۔ اب چراغ سے چراغ دوسرے طور پر مل رہا تھا۔ دریں گاہیں کھل گئی تھیں۔ عیال طب لکھنؤ میں مدرسہ طبیہ دلی میں پھر وہ طبیب موجود تھے جو اپنی ذات پر مدار تھے کہ خدشہ سے مدگی چل کر ان کے مطلب میں پہنچتے اور شفا اسب ہو کر واپس جوتے۔ اس سے گزرتے نہ تھے۔ دلی میں کیا گیا طبیب موجود تھا ایک مرتب حکیم کا بیٹا بیٹھے تھے کہ بیانی ساری آنکھوں سے ملے۔ یہ بلا ابتدائی کھینکھن سنہ ۱۹۰۰ء

اور کراٹکیوں میں آگئی تھی دوسری طرف شریف خزل میں حکیم اہل خاں باجیان تھے۔ کہاں کہاں سے چل کر بعض یہاں پہنچا تھا ہندوستان کے دروازہ شہروں سے کا بلے مرتد و بخارا سے غریب امیر سب کو یکساں توجہ سے رکھتا اور بغیر کسی فیس کے جس مریض کے لیے پاس رکھا ہوا عنصر دیکھ کھل گیا اُسے دوا بھی مفت مل گئی۔ ایسے مریض بھی آتے تھے کہ حکیم صاحب کی اس ادا کو دیکھ پاتے تھے اور فیس دینے پر اصل کرکے تھے ایک سالہ دل و بہاں مریض نے گڑی کھل اٹھنی کھائی اور حکیم صاحب کے ملنے رکھ دی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ عزیز انھیں اپنے پاس رکھ اس کی ضرورت نہیں۔ دیہاتی بھی کہ دلی کا بڑا حکیم ہے زیادہ فیس مانگتے مانتی میں سے ایک انھنی کھلی اور دوا شفا دیاں ملنے رکھ دیں۔ حکیم صاحب نے قنات کے ساتھ دوا دیاں انھنیاں واپس کر دیں۔ دیہاتی حیران ہوا اور لاکھ لاکھ کیا حکیم دیکھتے کہ علاج کراسے مگر کچھ نہیں دیتا۔ ہمارے گاؤں کا حکیم قوجب بیک ایک میر گیبہوں نے ملے بعض پر ہاتھ نہیں رکھتا۔ پھر بولا اچھا حکیم جی میں اچھا ہو جاؤں۔ ایک مریضوں سے کے آؤں گا اور تہدی کرکھن بھروں گا ۱۹۰۷ء

(باقی آئے)



دواخانہ حکیم اسلم خان ملیہ سٹڈ لائبریری ریوے روڈ، لاہور (پاکستان)

فیکس ۷۱۲۰۵۴۲، ٹیلیفون ۷۳۵۴۲۲۶